سوال

(275) اہل میت کے گھر مروجہ فاتحہ خوانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل میت کے گھر مروجہ فاتحہ خوانی کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ بدلائل تحریر کریں نیز مسلم شریف جلد 2 کتاب الجنائز میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردے کی آنکھیں بند کیں تو فرمایا : جب روح نکلتی ہے تو آنکھیں پیچھا کرتی ہیں گھر والوں نے رونا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دعا کرو فرشتے آمین کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی دوسری روایت مسلم شریف (2/303 پر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی :

«اللہم اغفر لعبید ابی عامر» حتی رایت بیاض ابطیہ ثم قال : «اللہم اجعلہ یوم القیمۃ فوق کثیر من خلقک» صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی اغماض المیت والدعاء لہ (3130)

کیا ان دونوں روایتوں سے فاتحہ خوانی کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں ذکر کردہ احادیث میں مروجہ فاتحہ خوانی کا نام ونشان تک موجود نہیں حقہ کی مجلس سجی ہو لوگ ادھر ادھر کی باتیں ہانک رہے ہوں ہر آنے والا التماس کرتا ہے پڑھو فاتحہ منٹو ں سیکنڈوں میں سب کو فارغ کرکے بلا انقطاع حقے کا دور جاری رکھا جاتا ہے احادیث سے تو معلوم ہوتا ہے جس منہ سے پیاز وغیرہ کی بدبو آرہی ہو فرشتے قریب نہیں پھٹکتے پھر کیا خیال ہے ایسی بدبو دار مجلس میں رحمت کے فرشتوں کی آمد ممکن ہے ؟ جواب یقیناً نفی میں ہے پھر اصل اختلاف موجود مجلس کی ہیئت ترکیبی پر ہے کیا صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اپنے کسی عزیز کی وفات پر تین دن جلسہ دعائیہ جما کر بیٹھا کرتے تھے جب کہ بعض روایات میں اس کو نوحہ قرار دیا گیا ہے جہاں تک میت کے لیے دعائے مغفرت کا تعلق ہے سو یہ غیر متنازع امر ہے سبھی اس بات کے قائل ہیں کہ دعا ہونی چاہیے جس طرح کہ کئی ایک احادیث اور قرآنی آیت

رَبَّنَا اغفِر لَنا وَلِإِخوٰنِنَا الَّذينَ سَبَقونا بِالإيمـٰنِ وَلا تَجعَل فى قُلوبِنا غِلًّا لِلَّذينَ ءامَنوا رَبَّنا إِنَّكَ رَءوفٌ رَحيمٌ ١٠ ... سورة الحشر

میں مصرح ہے اور تعزیت بھی مسنون ہے جس کے لیے جگہ اور وقت کی کوئی حد بندی نہیں لیکن محل نظر صرف مروجہ طریقہ ہے جو درست نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص573

محدث فتویٰ